پادشاہ منیر بخاری

کھوار پر فارسی کا اثر

زبان خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ بنی نوع انسان کے درمیان ابلاغ اور رابطے کا وہ واحد ذریعہ جو اپنی ترقی یافتہ صورت میں حتماً انسان سے مخصوص ہے یا پھر اس بات کو مزید صراحت کے ساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ زبان جذبات و خیالات کے اظہار و ابلاغ کا صوتی طریقہ ہے۔ دنیا میں چھے ہزار (6000) سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں سے چودہ زبانیں چترال میں بولی جاتی ہیں۔ پاکستان کے شمال میں واقع یہ ضلع جغرافیائی اعتبار سے ہی نہیں لسانی حوالے سے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ چاروں اطراف سے پہاڑوں میں گھرے اس ضلع میں، کھوار، کالاشا، یدغا، فارسی، پھالورا، گوارتی، دشکالی وار، وخیک وار، گوجری، پشتو، دمیلی اور اردو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ ساری زبانیں مکمل زبانوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ یہ کسی زبان کی بولیاں نہیں ہیں ہر زبان اپنا الگ تشخص رکھتی ہے۔ ان سب زبانوں پہ جس زبان کے سب سے زیادہ اثرات ہیں وہ زبان فارسی ہے۔ اس لیے کہ چترال کے دو اطراف کی سرحدیں جن علاقوں سے ملتی ہیں وہاں کی زبان فارسی ہے۔ جب سے یہاں لکھنے کا رواج پڑا ہے تب سے ان سب زبانوں کے بولنے والے فارسی میں لکھتے آئے ہیں چاہے زمین کی مسلیں ہوں، نکاح نامے یا وصیتیں، سب فارسی زبان میں لکھی جاتی تھیں۔ اب بھی پورے چترال میں نماز کی نیت فارسی میں باندھی جاتی ہے۔ آج سے ۵۰ سال پہلے لوگ ایک دوسرے کو خط بھی فارسی میں لکھا کرتے تھے۔ ہر بچہ بوستان و گلستان پڑھ کر علم کے در پر دستک دیتا اور فارسی زبان میں علوم کی تحصیل کرتا، دفتری زبان اور مراسلت کی زبان فارسی تھی۔ اسی دفتری اور ظاہری اثر نے یہاں کی زبانوں کو لسانی طور پر بہت متاثر کیا۔ گرائمر کے قواعد، الفاظ و تراکیب کی بندش میں ان زبانوں کے اصول فارسی

Scanned by CamScanner

زبان کے اصولوں کو اپنا چکے ہیں۔

ان چودہ زبانوں میں جو زبان کثیر علاقے میں بولی جاتی ہے اسے کھوار کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کھوار اس زبان کا نسبتی نام ہے جو کھو قوم بولتی ہے اور یہ قوم چترال، گلگت اور کالام (سوات) کے علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ کھوار اب ان علاقوں کی سرحدوں کو عبور کر کے اطراف و جوانب میں بھی پھیل گئی ہے۔ چنانچہ پاکستان کے ہر شہر خصوصاً پشاور و کراچی میں اس کے بولنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

گریرسن کھوار کے بارے میں لکھتے ہیں:

> It is also called Chatrari a word usually pronounced Chitrali by Europeons. It is the principle language of Chitral and at that part of the Yasin called "Arinah" by the shins. From the letter word the language was called by Dr. Leitner. It extends down the Chitral river as for as Drosh and is bounded on the north by the Hindukush. No dialects have been recorded. 1

کھوار بولنے والوں کی تعداد اس وقت ۴ لاکھ ۵۴ ہزار نفوس پر مشتمل ہے ۲۔ ۳ لاکھ تیرہ ہزار افراد چترال میں بستے ہیں جبکہ باقی لوگ گلگت کے ضلع غذر، کالام (سوات) کے مضافات اور پاکستان کے مختلف شہروں میں بستے ہیں جن کی مادری زبان کھوار ہے۔ Meillet (۱۹۵۲ء) نے دعویٰ کیا تھا کہ ہندوستان میں ۱۹۵۶ افراد کھوار بولنے والے موجود تھے۔ ۳

سنسکرت کتابوں میں ان علاقوں میں آباد آریوں کو واردا (Darda) یا درادا (Darada) کا نام دیا گیا ہے۔ روسی اور یونانی مصنفین نے ہندوکش اور ہندوستان کے

Scanned by CamScanner

درمیان سارے علاقوں کو دردستانی یعنی دردلوگوں کے ملک کے نام سے منسوب کیا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ السنہ کی تقسیم میں آج نورستان (پرانا کافرستان) سے گلگت اور استور تک
بولی جانے والی تمام زبانوں کو آریائی دردخاندان کا نام دیا گیا ہے۔ ؎

چترال میں آباد شدہ قدیمی کھو آریوں کی نسل سے ہیں۔ موجودہ وقت میں کھو
باشندوں کو اصلیت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ قدیمی کھو اور بعد میں آئے
ہوئے کھو۔ قدیمی کھو وہ آریہ ہیں جو تقریباً تین ہزار سال پہلے ان وادیوں میں آباد ہوئے
تھے۔ آج یہ قدیمی کھو چھوٹے چھوٹے خاندانوں پر مشتمل چترال کے مختلف حصوں میں
بکھرے ہوئے ہیں۔ صد ہا سالوں سے جو بھی لوگ باہر سے بحیثیت حملہ آور فاتح یا مہاجر
چترال آئے انہوں نے ان قدیمی کھو باشندوں کے ساتھ اپنے غلاموں جیسا سلوک کیا۔
ان کے مال ومتاع پر قبضہ جمایا اور انھیں بکھرنے پر مجبور کر دیا۔ بعد میں آئے ہوئے کھو وہ
لوگ ہیں جو مختلف ادوار میں بدخشاں، واخان، روس، چینی ترکمانستان اور گلگت ایجنسی،
دیر، سوات اور افغانستان کے مختلف حصوں سے آکر چترال میں آباد ہوتے رہے۔ یہ
تقریباً دو سو خاندانوں پر مشتمل تھے جن میں اکثر حملہ آوروں کی حیثیت سے یا حملہ آوروں
کے ساتھ ان کی مدد کرتے ہوئے چترال میں وارد ہوئے اور ان وادیوں پر قبضہ کرنے
کے بعد پھر یہیں کے ہو رہے۔ ایسے بھی کئی قبیلے ہیں جو باہر سے بھاگ کر ان
علاقوں میں پناہ لینے کے لیے آئے اور جنھوں نے یہاں سکونت اختیار کر لی اور یہاں کے
قدیم باشندوں کو اپنے زیرِ نگین کر کے غلام یا باج گزار بنا کے رکھ دیا۔ باہر سے آنے
والے یہ لوگ دور دراز کے علاقوں سے آنے کی وجہ سے اور مختلف پس منظروں سے تعلق
رکھنے کی بناء پر نہ صرف قدیمی کھوؤں سے مختلف تھے بلکہ ایک دوسرے سے بھی بہ لحاظ زبان
، طرز معاشرت اور رسم ورواج اختلاف رکھتے تھے۔ بعد میں آپس میں رہنے سہنے کے سبب
اور ایک دوسرے سے شادی بیاہ کرنے کے باعث یہ آہستہ آہستہ ایک دوسرے میں گھل مل
گئے اور باوجود اس کے یہ لوگ قدیمی کھوؤں کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک روا رکھتے تھے

Scanned by CamScanner

مگر پھر بھی ان سب کو بحیثیت مشترکہ زبان کے کھوار کو اپنانا پڑا۔ قدیمی کھوؤں کے طرز بودوباش کا بھی ان سب نے اثر لیا اور چونکہ چترال کے گردونواح کے علاقوں کے باشندوں سے ان لوگوں کو اکثر خطرہ لاحق رہتا تھا اس لیے حفظ ماتقدم کے طور پر ان کے لیے یہ نہایت ضروری تھا کہ متحد ہو جائیں اور اس طرح اپنی حفاظت کر سکیں۔ لہذا اس احساس نے ان کو ایک دوسرے میں مدغم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بعد میں جب ان ساری وادیوں میں اسلام کی روشنی پھیلی تب ان میں یک جہتی اور یگانگت کو اور بھی تقویت ملی۔ لہذا آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے اور دور دراز کے علاقوں سے آنے کے باوجود یہ سینکڑوں خاندانوں پر مشتمل لوگ ایک ہو گئے ہیں اور سب اپنے آپکو ''کھو'' سمجھتے ہیں۔ سب ایک زبان کھوار بولتے ہیں اور سب نے ایک ہی قسم کی طرز بودوباش اپنالی ہے۔ کھوقوم کی زبان کھوار ''کھو'' اور ''وار'' کے الفاظ کا مرکب ہے۔ ''وار'' کا لفظ مقامی طور پر زبان کے لیے استعمال ہوتا ہے لہذا کھوار کے معنی کھوقوم کی زبان ہے۔ ڈاکٹر لائٹنر (Leitner) نے اس زبان کو آرنیہ (Arniya) کا نام بھی دیا ہے۔ ۵

اب ہم اسی کھوار زبان پر فارسی زبان کے اثرات تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ زبان الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے اور الفاظ حروف سے بنتے ہیں یعنی حرف کسی بھی زبان کی اکائی ہوتا ہے۔ فارسی کے تمام حروف اپنی مکمل آوازوں کے ساتھ کھوار زبان میں موجود ہیں تاہم یہ ہے کہ کھوار کی کچھ مخصوص آوازوں کے لیے دیگر کچھ حروف وضع کیے گئے ہیں۔ کھوار نے اپنے حروف تہجی کی بنیاد فارسی حروف تہجی پر رکھی ہے۔ عربی اور فارسی حروف کو الگ کرنے کے بعد کھوار میں جتنے حروف باقی بچتے ہیں وہ خالص ہندوستانی آوازوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

کھوار میں ان خاص آوازوں والے حروف کی موجودگی اس زبان کی دیرینہ روزی کا پتہ دیتی ہے۔ یہ آوازیں سنسکرت میں بھی نہیں حالانکہ ان آوازوں

Scanned by CamScanner

کے حامل بے شمار الفاظ ایسے ہیں کہ وہ سنسکرت میں پائے جاتے ہیں۔

جہاں تک حروف علت (ا۔و۔ی) حرکات ثلثہ۔زبر۔زیر۔پیش (ُ) تنوین۔ جزم،مدوشد (ً ّ) وغیرہ کا تعلق ہے وہ سب کے سب کھوار میں اسی طرح پائے جاتے ہیں جس طرح فارسی میں حرکات وعلل موجود ہیں۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی لکھتے ہیں:

''زبانوں کے لسانی مطالعے میں صوتی تغیرات اور تصرفات کا مطالعہ اور مشاہدہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اکثر زبانوں کے صوتی مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ صوتی مماثلات (Phonetic corespondence) کا عمل بلا استثناء زبانوں میں پایا جاتا ہے۔[6]

اس لیے زبانوں کے تقابلی مطالعے کے لیے یہ ایک جدید سائنس ہے اور صوتی مماثلات کا قاعدہ بنیادی اور اہم لسانی اصول ہے جس کے لیے پیش نظر دونوں زبانوں یا بولیوں کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی رشتہ، تعلق یا اثر پایا جا سکتا یا نہیں۔ گلیسن (Gleason) نے اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگرچہ کسی بھی زبان میں اس کے گرائمر کے پچاس فیصد اور ذخیرہ الفاظ کے دس فیصد علم سے کام چلایا جا سکتا ہے لیکن اصوات کا سو فیصد علم نہ ہو تو ایک جملہ بھی صحیح نہیں بولا جا سکتا۔[7]

ہر زبان کا ایک صوتی نظام ہوتا ہے اور اس کے مخصوص مصوتے (Vowels) اور مصمتے (Consonants) ہوتے ہیں۔ان کے علاوہ کوئی نئی اور اجنبی آواز زبان میں شامل نہیں کی جا سکتی۔بعض اوقات دخیل الفاظ غلط استعمال اور مخرج کی وجہ سے نئی آواز کی بنیاد بن جاتے ہیں اور دیگر زبانوں کے زیر اثر نئی آواز صوتی نظام کا حصہ بن جاتی ہے۔

یوں تو زبانیں بدلتی رہتی ہیں لیکن لسانی تغیرات کا شعور زبان کے عام بولنے والوں کو نہیں ہوتا۔جب تک اس کا مخصوص مطالعہ نہ کیا جائے۔کھوار اور فارسی صدیوں سے ایک ماحول میں ارتقاء پذیر رہی ہیں۔ان کے مطالعے کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ان

Scanned by CamScanner

دونوں زبانوں کے نظام اصوات میں بڑی یگانگت پائی جاتی ہے۔ کھوار نے اپنے ارتقائی مراحل میں فارسی کی آوازوں کو اپنایا ہے اور کچھ آوازیں مقامی طور پر جذب کر لی ہیں۔ زبان اپنا وجود اور حیثیت رکھتی ہے اور ہر زبان اپنی خصوصیات رکھتی ہے اس لیے دو زبانوں کا اشتراک مشکل سے ہی ہوتا ہے لیکن صوتیاتی تجزیہ سے کھوار اور فارسی میں کافی اشتراک پایا جاتا ہے۔ بالالفاظ دیگر فارسی کا گہرا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ زبانوں کا اختلاف خدا کی نشانیوں میں سے ہے۔ کھوار اور فارسی میں جہاں اشتراک پایا جاتا ہے وہاں ان کے درمیان اختلاف بھی کسی حد تک ہے اور اس اختلاف کی بدولت ان دونوں کی انفرادیت قائم ہے۔ کچھ اصوات، (ث، ذ، ص، ض، ط، ظ اور ح) دراصل عربی علامتیں اور حروف ہیں۔ کھوار زبان نے ان حروف کو صرف فارسی کے اثر سے قبول کیا ہے کیونکہ فارسی میں بھی یہ الفاظ دخیل ہیں جو فارسی الفاظ کھوار میں شامل ہوئے ہیں اور جن کے بغیر کھوار زبان نامکمل ہے ان کے لیے مندرجہ بالا سات حروف لازماً درکار ہیں۔ فارسی کا کھوار پر اثر نہ ہوتا تو کھوار میں یہ حروف کبھی شامل نہ ہوتے ''ژ'' کا حرف تو خالص فارسی کے اثر سے ہی کھوار میں آیا ورنہ کھوار میں 'ژ' کے بجائے 'ز' مستعمل ہے لیکن فارسی کے لاتعداد حروف 'ژ' سے شروع ہوتے ہیں اور بہت سارے جو جیم سے شروع ہوتے تھے کھوار نے بعد میں ان کو ''ژ'' سے ادا کرنا شروع کیا جس کے لیے ایک مثال ہی کافی ہے۔ فارسی میں ''جان'' کو کھوار میں ''ژان'' لکھا جاتا ہے اس طرح کی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

کھوار اعراب یعنی (Short vowels) زیر۔ زبر۔ پیش، فارسی کے اثر سے کھوار میں آئے اور فارسی کی طرح ان کو عام عبارتوں میں حذف بھی کیا جاتا ہے۔ فونیٹک چینج، یعنی فارسی کے بہت سارے الفاظ کچھ فرق سے کھوار میں رائج ہیں۔ چند مثالیں کافی ہوں گی۔ پیراہن کو کھوار میں پیراں کہتے ہیں، گندم کو گوم، زانو کو زان، آواز کو ہواز، بالشت کو ڈشٹ، پا یعنی پاؤں کو پونگ، نو کو نوغ، غرض یہ ایک نہ ختم ہونے والی فہرست

Scanned by CamScanner

ہے۔ فارسی کے بہت سارے الفاظ جغرافیائی تبدیلی اور اعضاء صوت کے مختلف ہونے کی وجہ سے آوازوں اور حروف کی غیر محسوس تبدیلی کے ساتھ رائج ہو چکے ہیں۔ اب چترال میں رہنے والے عام لوگ ان تمام الفاظ کو کھوار کے الفاظ ہی سمجھتے ہیں جبکہ یہ سب الفاظ فارسی کے اثر سے کھوار زبان اور یہاں کے مخصوص لہجے میں ڈھل کر مقامی ہو گئے۔ اس مطالعے پر کئی ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

فارسی کے اثر سے مشتق الفاظ کسی حرف یا علامت کے حذف و اضافہ یا کسی سابقہ و لاحقہ کے لگانے سے بنتے ہیں۔ ترکیب کے ذریعے لفظ سازی بھی فارسی اثر کے تحت ہے بلکہ فارسی مرکبات کھوار میں کثرت سے جوں کے توں داخل ہو گئے ہیں۔ ذیل میں کچھ مرکبات پیش خدمت ہیں جو کھوار کتب و رسائل سے دوران مطالعہ جمع کیے گئے ہیں۔

(با): باوفا، باہنر، باوجود، باعزت۔

(بے): بے روزگاری، بے مثال، بیچارہ، بے وفا، بے حد، بے ہنر، بے مروت۔

(بہ): بہرحال، بدستور۔

(نا): ناقابل برداشت، ناجائز، نایاب، ناکام، ناانصافی، ناممکن۔

(غیر): غیر آباد، غیر ملکی۔

غمگین۔ تماشبیں۔ شرمندہ۔ شہرت یافتہ۔ جوابدہ۔ مقرر شدہ۔ تربیت یافتہ۔ پرہیزگار۔ آبادکار۔ زبان کار۔ مالدار۔ کارخانہ دار۔ عہدیدار۔ جدا جدا۔ جوق در جوق۔ روبرو۔ سال بسال۔ درجہ بدرجہ۔ وقت بوقت۔ ذمہ داری۔ خود اعتمادی۔ چارہ جوئی۔ فرش بندی۔ جرأت مندی۔ نکتہ چینی۔ منصوبہ بندی۔ نیک نیتی۔ تشریف آوری۔ خوش اسلوبی۔ عزت افزائی۔ خوش قسمتی۔ رہنمائی۔ نوخیز۔ زوال پذیر۔ دل چسپ۔ خوبرو۔ خوبصورت۔ ہتھیار بند۔ رضامند۔ حیرت انگیز۔ دہشت انگیز۔ فتنہ انگیز۔ سبز پوش۔ کارآمد۔ دلفریب۔ خوشنما۔

Scanned by CamScanner

جلوہ افروز ۔ برعکس ۔ درپیش ۔ خطرناک ۔ شاندار ۔ تجربہ گاہ ۔ تجربہ کار ۔ حکمران ۔ پس منظر ۔ بعید از قیاس ۔ پرکشش ۔ پونج سالہ (پنج سالہ) ۔ خودکار ۔ پیش کش ۔ کارکن ۔ سیاست دان ۔ خیر مقدم ۔ کامیاب ۔ دلبر ۔ پرامن ۔ ہمہ تن گوش ۔ سرشار ۔ پرکیف ۔ فیض یاب ۔ سیراب ۔

امیر سے امیرانہ ۔ غریب سے غریبانہ ۔ فقیر سے فقیرانہ ۔ زن سے زنانہ ۔ شاہ سے شاہانہ ۔ مخالف سے مخالفانہ ۔ سال سے سالانہ ۔ آزاد سے آزادانہ ۔ ماہ سے ماہانہ ۔ دوست سے دوستانہ ۔

فارسہ سابقوں اور لاحقوں سے مرکب کچھ اور الفاظ جو دونوں زبانوں میں زیر استعمال ہیں مندرجہ ذیل ہیں ۔

(با)۔ باوجود، باادب، باعقل، باکمال ۔

(بے)۔ بے ادب، بے عقل، بے سبب، بے آبرو، بے اثر، بے اختیار، بے باک ۔

(بد)۔ بدصورت، بدنصیب، بدبو، بدخواہ، بدکار، بدزبان، بدبخت، بدگمان ۔

(نا)۔ مافرمان، ناامید، نااہل، نابالغ، نادان، ناروا، نالائق، نامراد، نامعلوم، نایاب، ناچیز ۔

(کم)۔ کم فہم، کم عقل، کم بخت، کمتر، کمزور، کم نصیب، کمیاب ۔

(لا)۔ لاثانی، لاچار، لاحاصل، لاعلاج، لاوارث، لازوال، لامکان، لاولد ۔

(در)۔ درحقیقت، دراصل ۔

(بر)۔ برجستہ، برگشتہ، برباد، برزبان ۔

(وار)۔ بزرگوار، تاریخ وار، ہموار، ناہموار ۔

(وند)۔ خداوند، خاوند ۔

(سار)۔ خاکسار، سنگسار، کوہسار ۔

(گار)۔ پروردگار، خدمت گار، ستمگار ۔

Scanned by CamScanner

(مند)۔ عقلمند، ہنرمند۔ دردمند، غیرت مند، سعادت مند۔

(آر)۔ خریدار، پرستار۔

(خود)۔ خودپسند، خودپرست، خودغرض، خودنمائی، خوددار، خودشناس، خودشناہ، خودسر۔

(خوش)۔ خوشامد، خوشبو، خوشخبری، خوش دل، خوش نویس، خوش فہم۔

(سر)۔ سرانجام، سربراہ، سرپوش، سرزمین، سرفراز، سرکش، سرگرم، سرگزشت۔

(دست)۔ دستخط، دستاویز، دست اندازی، دسترس، دستکاری، دستگیر، دستیاب۔

(ہم)۔ ہم جنس، ہمدرد، ہمراز، ہمراہ، ہموطن، ہموزن، ہمدم، ہمسایہ۔

(آور)۔ بخت آور، زورآور۔

(ور)۔ مزدور، نامور، تاجور، رنجور۔

(بان)۔ دربان، نگہبان۔

(دار)۔ تاجدار، مالدار، چوب دار۔

(ناک)۔ ہیبت ناک، خوف ناک، شرمناک۔

(گین)۔ غمگین۔

(چی)۔ خزانچی، مشعلچی، بندوقچی، طبلچی۔

(ستان)۔ ہندوستان، گلستان، پاکستان، نورستان، قبرستان۔

(زار)۔ گلزار، لالہ زار، مرغزار۔

(ش)۔ آزمائش، فہمائش، خواہش۔

(ار)۔ گفتار، کردار، رفتار، دیدار۔

(گی)۔ شرمندگی، زندگی، آسودگی۔

کھوار میں بے شمار اسم فاعل فارسی کے طرز پہ بننے لگے ہیں۔

آزمودہ گار، دولت مند، مامور، نگہبان وغیرہ۔

اسم مفعول بھی فارسی کے اثر سے بننے لگے ہیں۔

Scanned by CamScanner

گفتہ، فرمودہ، دیدہ، آزمودہ، دانستہ، محبوب، مضبوط، مشہور، محکم۔

فارسی کے زیر اثر اسم آلہ بھی اس طرز کے ہیں جو فارسی میں مروج ہیں۔

بادگر۔ بادزن۔

فارسی کے اثر سے اسم حالیہ بھی بنتے ہیں۔

خنداں، شاداں، شایاں۔

فارسی کے عطفی مرکبات بھی کثرت سے کھوار میں داخل ہوئے ہیں۔

مشتے نمونے از خروارے۔

شان و شوکت، درو دیوار، دل و دماغ، آب و تاب، عزت و احترام، خیروخوبی، شوروغل، فلاح و بہبود، فہم و فراست، نشوونما، غیظ و غضب، عجیب و غریب، دارورسن، کاروبار، ظلم وستم، خاص وعام، آب ودانہ، نام ونشان، آمدورفت، خریدوفروخت۔

کھوار میں فارسی کے توصیفی واضافی مرکبات بھی بے تحاشہ استعمال ہورہے ہیں ذیل میں چند ایک درج کیے جارہے ہیں۔

مہمان خصوصی، صورت حال، زیر اہتمام، ایام عروج، تنظیم نو، پایۂ تکمیل، قابل رحم، زیر تربیت، اسمائے گرامی، نقطۂ نگاہ، مناظر فطرت، ذوق سفر، قابل ذکر، طریقۂ تعلیم، اہل جنوں، حسب ذیل، زرمبادلہ، خلوص دل، نظر ثانی، نظیر ثانی، ذوق علم، مجلس عامہ، زیب گلو، پیش نظر۔

کھوار کے صرف اور نحو کے قواعد فارسی کے علماء نے ترتیب دیے اس لیے فارسی کا اثر کھوار گرائمر پر اتنا ہے کہ گمان گزارتا ہے کہ دونوں زبانیں سگی بہنیں ہیں جبکہ لسانی حوالے سے دیکھا جائے تو ایسا نہیں ہے مگر جن علماء نے کھوار کی گرائمر ترتیب دی وہ فارسی کے عالم تھے، فارسی دان تھے، فارسی کے صاحب اسلوب شاعر تھے۔ انھوں نے فارسی زبان کی گرائمر میں کھوار زبان کو فٹ کرنے کی کوشش کی ہے اور رفتہ رفتہ کھوار زبان نے فارسی گرائمر کو

Scanned by CamScanner

قبول کرلیا ہے لیکن جب تک کھوار کے اپنے مزاج کے مطابق گرائمر نہیں بنائی جاتی، کھوار گرائمر اور اس کے قواعد مکمل نہیں ہوں گے۔ ہاں نئی گرائمر بنانے والوں کے لیے اب فارسی سے دامن چھڑانا بہت مشکل ہوگا کہ اب وہ اصول جو فارسی زبان کے تھے وہ کھوار میں اتنے رائج ہو چکے ہیں کہ غلط ہونے کے باوجود عوام و خواص کے استعمال میں ہیں۔ انھیں بھی اب نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جنس، عدد، حالت، حالت فاعلی، حالت مفعولی، حالت اضافی، حالت منادی، حالت مجروری، ضمیریں، اسمائے اشارات، مصدر، مشتقات اور افعال معاون، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم حالیہ، فعل ماضی، ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی احتمالی، ماضی ناتمام (استمراری)، ماضی شرطیہ، مضارع، حال، مستقبل غرض صرفی طور پر ہر تعریف فارسی سے مستعار ہے۔ ان میں کچھ قاعدے اور اصول زبان کے کینڈے سے مطابقت رکھتے ہیں لیکن بہت سارے نہیں بھی رکھتے، لیکن فارسی صدیوں تک چترال کی دفتری، مراسلتی اور ادبی زبان رہی ہے لہذا اس کا اثر اتنا ہے کہ غلط چیزیں بھی اب زیب زبان ہوگئی ہیں۔ ہاں نحوی حوالے سے دونوں زبانوں میں کافی مشابہت ہے۔

زبان کیا ہے؟ الفاظ کا انبار محض انبار نہیں کچھ اور بھی مگر یہاں اس کا ذکر غیر ضروری ہے الفاظ کے بغیر زبان کا تصور غیر ممکن ہے۔ الفاظ ہی وہ کڑیاں ہیں جن سے سلسلہ زبان کی تشکیل ہوتی ہے۔ الفاظ کے وضع و اختیار میں ہر زبان کا اپنا طریق کار ہوتا ہے جو اسے دوسرے افراد سے ممتاز کرتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا کی مختلف زبانیں اپنے انفرادی وجود سے متصف نہ ہوتیں۔ اس کے ساتھ ہی کم و بیش ہر زبان میں کچھ ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا مشترک سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہ اشتراک مختلف زبانوں کے مابین کم و کیف کے اعتبار سے مختلف درجوں کا ہوتا ہے اور اس کا انحصار ان عوامل پر ہے جو لفظیاتی اشتراک و یگانگت کا باعث ہوتے ہیں۔ دو یا چند قریب قریب بسنے والی متحد الاصل یا متحد الماخذ زبانون میں اسی نوع کا اشتراک بہت نمایاں ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

جبکہ دوسری قسم کی زبانوں میں بہت دھندلا اور مبہم۔ نیز اس فرق کی نسبت سے اس اشتراک کے تناسب میں بھی فرق ہوتا ہے۔ تقابلی لسانیات میں جہاں اور کئی دوسرے پہلوؤں سے دو یا زیادہ زبانوں کے الفاظ کے اشتراک و اختلاف کا مطالعہ کیا جاتا ہے وہاں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ایسے مشترک الفاظ کا جائزہ لیا جائے اور زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ میں ان کا تناسب معلوم کیا جائے جو ہو بہو ایک ہیں۔ گذشتہ سطور میں ہم نے الفاظ کے تقابلی مطالعے کیے ہیں مثلاً ہم نے صوتی تغیر کے ذیل میں کچھ الفاظ کا ذکر کیا جن کے معانی دونوں زبانوں میں ایک ہیں ان کی صرفی اور اشتقاقی حیثیت بھی یکساں ہے مگر صوتی تغیر کی وجہ سے صورتیں قدرے مختلف ہوگئی ہیں۔ ہم نے مفرد و مرکب الفاظ کے نمونے بھی پیش کیے وہ بھی ایک خاص زاویے سے کچھ مشترک قسم کے الفاظ کی نشان دہی کرتے ہیں۔ یہ تمام بحثیں اپنی اپنی جگہ پر اہم اور موضوع کی وضاحت کے لیے مفید ہیں لیکن دونوں زبانوں کے لفظیات میں معتد بہ حصہ ایسے مشترک الفاظ کا ہے جن میں معناً یا صورتاً کوئی اختلاف نہیں اور جن سے فارسی کے کھوار زبان پر اثرات پر اچھی روشنی پڑ سکتی ہے پھر بھی وہ ابھی تک مقالے میں کہیں جگہ نہ پا سکے اس قسم کے الفاظ میں کچھ الفاظ ذیل میں پیش کیے جائیں گے۔

لسان ذخیرۂ الفاظ ہی تو ہے پس اگر دونوں زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ میں ایک بڑا حصہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جو ہر طرح ایک ہوں تو اس سے فارسی کے ان اثرات کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو کھوار زبان پر ہیں۔ فارسی اور کھوار کی لغات میں جہاں ایسے الفاظ ہیں جو کہ ان کی انفرادیت کے ضامن ہیں، وہاں ایسے الفاظ کی بھی کمی نہیں جو کہ ان کے اتحاد و اشتراک پر شاہد ہیں، قبل اس کے کہ ایسے الفاظ کی فہرست پیش کی جائے، یہ دریافت کرنا بے محل نہ ہوگا کہ اس اشتراک کا تناسب کیا ہے۔ اس کے لیے ہم چترال کے ایک مصنف عزیز احمد کی تحریر ''تحریک آزادیہ صحافتو کردار'' سے ابتدائی عبارت کا ایک ٹکڑا نقل کرتے ہیں پھر اس میں سے وہ الفاظ علیحدہ کرتے ہیں جو بعینہٖ فارسی میں پائے جاتے

Scanned by CamScanner

ہیں اور یہ معلوم کرتے ہیں کہ کل کے مقابلے میں ان کا تناسب کیا ہے۔

''کیہ دی نظریہ، مشن وا تحریک، ہر ونیہ پت رویان خوش نوبوئے کلہ پت کی رویافتے ہے مقصد و بارا معلومات نو ہوئے، وا ہے رویان ذہنان ساوزیکو بچے ہروش رویان ضرورت کی ہیت اویل تان جم ہوش کوری خوروتے ہو رو واضح کورونی، ہمی روئے استاذان دی بوتی، فلسفی دی وا طالب علم دی، مگم سفو سارزیات صحافیاں یا صحافتو کردار غیھچی گویاں معنی اخبار نیوشاک ہیہ سلسلہ بو لوٹ خدمات کوریکو بونی وا کوراڈا سونی'' ۸

اس اقتباس میں کل ۵۵ الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل فارسی میں بھی ہیں ان کی تعداد ۱۷ ہے۔

نظریہ، مشن، تحریک، خوش، مقصد، معلومات، ذہین، ضرورت، واضح، استاذ، فلسفی، طالب علم، صحافی، صحافت، اخبار، سلسلہ، خدمت۔

ان کے علاوہ کئی الفاظ ایسے بھی ہیں کہ اگرچہ انہیں ہم فارسی کا لفظ نہیں کہہ سکتے مگر اصل اور ماخذ کے لحاظ سے فارسی کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے بہر حال جمع و تفریق کے اس جائزے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مختلف الفاظ کے مقابلے میں مشترک الفاظ کا تناسب ایک تین کا ہے۔ گویا ہر تین لفظوں میں سے ایک لفظ ایسا ہے کہ دونوں زبانوں میں یکساں ہے۔ ذیل کی یہ فہرست اپنی جنس کے الفاظ کو جامع و مانع نہیں بلکہ اس کی حیثیت نمونے مشتے از خروارے کی ہے۔

(الف)

آباد، آرام، آرزان، آرزو، آزاد، آزمودہ، آسان، آسمان، آشنا، آرام، افسانہ، افسوس، انجام، اندازہ، آواز، آئیں۔

(ب)

بابا، باز، بازار، بازو، باورچی، بخت، برابر، برباد، برکت، بزرگ، بس، بند، بندوبست، بندہ، بیچارہ۔

(پ)

پابند، پاجامہ، پاسنگ، پرہیز، پلنگ، پائیدار، پختگی، پرامن، پرچم، پردہ، پروانہ، پری، پریشان، پشیمان، پیغام، پیداوار۔

(ت)

تاج، تازہ، تباہ، تحفہ، تماشہ، تمغہ، تنخواہ، تنگ، توپ، تیز، تیار، تیاری۔

(ج)

جان، جدا، جائیداد، جوڑہ، جشن، جگہ، جمعدار، جنازہ، جنگ، جوان، جنگل، جہاں۔

(چ)

چاک، چالاک، چالاکی، چالان، چراغاں، چست، چستی، چغلی، چلہ، چمچہ، چمن، چنار، چندہ، چینی، چغہ، چاپ، چاپ خانہ۔

(خ)

خاکسار، خاکہ، خاکی، خامی، خان، خاندان، خدا، خدائی، خربوزہ، خریدار، خزانہ، خوار، خانساماں، خودی، خوراک، خوش، خوشحالی۔

(د)

دار، داغ، دراز، درخواست، درد، درزی، دروازہ، درویش، درہ، دریا، دستخط، دستور، دشمن، دعوت، دوزخ، دوزخی، دوست، دوستی، دشمنی، دیوان۔

(ر)

راز، راہ، رخصت، رسید، رشتہ، رفتار، رگ، رنگ، رنگین، روزانہ، روزگار۔

Scanned by CamScanner

(ز)

زبان، زبانی، زخم، زخمی، زلف، زمانہ، زمیندار، زمینداری، زنگ، زور، زہر، زیب۔

(س)

سادگی، سادہ، ساز، سازش، سالار، سالانہ، سامان، سنتری، سپاہی، سخت، سختی، سرحد، سرخی، سردار، سرکس، سرکار، سرکاری، سرمایہ، سزا، ست، سستی، سفارشی، سلسلہ، سوداگر، سوداگری، سودائی، سوز، سیاست، سپاہی۔

(ش)

شاباش، شامیانہ، شاہنشاہ، شاہی، شاید، شرمندگی، شرمندہ، شکار، شکاری، شمار، شعور، شوربا، شہد، شیر، شیشہ۔

(ط)

طبعیت، طبعی، طوفانی، طولانی۔

(ع)

عالمی، عرضی، عقلمند، علیحدہ، عوامی، عورت، عہدہ، عیسائی، عینک۔

(غ)

غازی، غرارہ، غریبانہ، غلامی، غلطی، غیبی۔

(ف)

فالودہ، فرضی، فرمائش، فرمان، فریاد، فریادی، فسادی، فسانہ، فعل، فلسفہ، فوارہ، فوجی، فولاد، فہرست، فیروزہ، فیروزی۔

(ق)

(بیشتر الفاظ عربی الاصل ہیں لیکن فارسی میں ان کا استعمال عام ہے۔ اس لیے ہم انھیں اس فہرست میں بھی رکھتے ہیں)۔

قابلیت، قابو، قاعدہ، قافیہ، قالین، قانونی، قبلہ، قبضہ، قد، قدرتی، قدرت،

Scanned by CamScanner

قرآن ، قسمت ، قصہ ، قصیدہ ، قطرہ ، قلمی ، قلندر ، قلی ، قہوہ ، قیامت ، قیدی ،
قیمت ، قیمتی ، قیمہ ۔

(ک)

کار ، کاروان ، کاروبار ، کارندہ ، کاریگر ، کاریگری ، کاسہ ، کاغذ ، کاغذی ، کافور ،
کباب ، کبابی ، کرایہ ، کرایہ دار ، کعبہ ، کلف ، کلمہ ، کمانی ، کمخواب ، کمی ، کوچہ ، کوزہ ،
کوشش ، کوہستان ۔

(گ)

گپ ، گردن ، گردہ ، گرم ، گرم مزاج ، گز ، گلاب ، گلابی ، گلبدن ، گلزار ، گلشن ،
گلہ ، گمان ، گندہ ، گند ، گنجائش ، گندگی ، گنگ ، گواہ ، گواہی ، گور ، گوشوارہ ۔

(ل)

لاچار ، لازمی ، لالہ ، لطیفہ ، لعل ، لغت ، لفافہ ، لنگر ، لہجہ ، لیاقت ۔

(م)

ماتم ، مادہ ، مالش ، مباحثہ ، مبارک بادی ، مجموعہ ، محاورہ ، محبت ، محبوبہ ، محتاجی ،
محکمہ ، محلّہ ، محنت ، محنتی ، مخالفت ، مخمل ، مخملی ، مزدوری ، مست ، مشورہ ، مضبوطی ،
معاف ، معافی ، معجزہ ، معذرت ، معذوری ، منظوری ، مہربانی ، میز ۔

(ن)

نادان ، ناگہانی ، نام ، نائی ، نتیجہ ، نخرا ، نذرانہ ، نرم ، نرگس ، نرمی ، نزاکت ،
نشان ، نشانی ، نمائندہ ، نمونہ ، نوابی ، نوکر ، نوکری ، نیک ، نیکی ۔

(و)

وارث ، ورزش ، وزیری ، وسوسہ ، وصیت ، وضو ، وظیفہ ، وعدہ ، وغیرہ ، وقفہ ، وکالت ۔

(ہ)

ہاضمہ ، ہزار ، ہفتہ ، ہمیشہ ، ہندسہ ، ہندو ، ہنر ، ہوش ، ہوشیاری ، ہیضہ ۔

Scanned by CamScanner

(ی)

یا، یاد، یادداشت، یادگار، یار، یاری، یخ، یخنی۔

فارسی کے لاتعداد محاورے اور ضرب المثال بالکل انہی معنوں میں کھوار میں استعمال ہوتے ہیں۔ نمونے کے لیے چند ایک کو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

۱۔ گذشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط	بوغدو پھیے گیا کو تین دونے
۲۔ قطرہ قطرہ، دریا می شود	چوٹی چوٹی دریاح
۳۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت	حرامو مال حراموژ انغہ بغائے
۴۔ چاہ کن را چاہ در پیش	کا کی خور و تین چھہ نشکیائے بارہ تو غیرور
۵۔ خس کم جہاں پاک	کاہاک دو دیزی کا ہو پوچ دودیری
۶۔ کند ہم جنس بہ ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز بہ باز	کوڑو کوڑو رو مو مشکیر
۷۔ ہر فرعون را موسیٰ	شیر و سورا کار قوراق
۸۔ خود کردہ را علاج نیست	تان کار دو کہہ ویز
۹۔ گندم از گندم بروید جو از جو	گوم کشیکو گرم سیری کشیکو سیری
۱۰۔ پیش از اجل مرگ نیست	اجل اری پروشٹی بریک نیکی

فارسی زبان چترال میں ماوراء النہر، افغانستان اور ترکستان سے پہنچی۔ وہاں کے شہروں سے چترال والوں کے تجارتی اور دیگر مراسم تھے۔ ان ممالک کی تجارت کے لیے وادئ چترال ایک شاہراہ کا کام دیتی تھی۔ بہت سے خاندان اور قبیلے بھی چترال میں ایسے ہیں جو عہد قدیم میں تبدیلی سکونت اور نقل مکانی کر کے ان علاقوں سے چترال آئے اور آباد ہوئے اور اپنے ساتھ فارسی زبان بھی لائے۔ آہستہ آہستہ فارسی زبان یہاں کی ... سے مطالعہ کیا اور یہ حقیقت واضح ہو

گئی کہ فارسی کا کھوار زبان میں بڑا عمل دخل ہے۔

فارسی زبان سرکاری زبان کی حیثیت سے چترال میں ۱۹۵۲ء تک رہی۔
چترال میں فارسی زبان کے بہت سے شعراء اور ادباء پیدا ہوئے جنھوں نے نظم اور نثر دونوں میں تصنیفات چھوڑی ہیں۔ محمد شکور غریب ان کے دو شعر درج کر رہے ہیں۔

نیست اندر دھر معلوم کہ من خود کیشم
خود نمی دانم کہ ہستم در جہاں یا نیستم
درمیانِ دو عدم دعوائ ہستی چون کنم
ورنگویم نیستم اینک بعالم زیستم

مولانا محمد سیر۔ سیر جنھوں نے فارسی دیوان کے ساتھ ایک شاہنامہ بھی یادگار چھوڑا ہے ان کی ایک غزل کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

اے دردِ عشق راتوی درمان بیابیا
برلب رسید بے تو مرا جان بیابیا
بے آفتاب روی تو شب گشتہ روزِ من
ای ہمچو صبح چاک گریبان بیابیا
ہر زخمِ دل بیاد تو چون گل شگفتہ است
ای نازنین بسیرِ گلستان بیابیا
جانی تسلی تو بود کلبۂ سیر
چون زلفِ خودمباش پریشان بیابیا

شہزادہ تجمل شاہ محوی، معظم خان اعظم، مرزا غفران غفران، محمد ناصر الملک ناصر، حبیب اللہ فدا، اور شہزادہ عزیز الرحمٰن بیغش، ان چند صاحب دواویں شعراء میں سے ہیں جنھوں نے فارسی میں شاعری کی۔ قاضی اقرار الدین، غلام مرتضیٰ اور بہت سے دوسرے نثر نگاروں نے فارسی میں اعلیٰ پائے کی نثر تخلیق کی۔ وہ زمین جہاں صدیوں تک فارسی

Scanned by CamScanner

میں دلی اعلیٰ و ارفع جذبات کا اظہار کیا جاتا رہا ہو اس زمین کی زبان اس سے متاثر ہوئے بغیر کیسے رہ سکتی تھی۔ اس زمین نے فارسی زبان کو سر آنکھوں پہ بٹھایا اور اپنی زبان کو اس شیریں زبان سے قطرہ قطرہ امرت دیتے رہے۔ آج کھوار بھی اس شیریں زبان کی طرح ایک میٹھی زبان ہے اور اس کی مٹھاس میں فارسی کے شیریں رنگ، محاورات، تراکیب، الفاظ اور ضرب الامثال کا ذائقہ صاف محسوس ہوتا ہے۔

حوالہ جات

1. Linguistic Survey of India, Garison.G.A, vol:III, p.29, London, 1946.

۲۔ سروے رپورٹ، کھوار، مشمولہ، اردو اور کھوار کے لسانی روابط، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص ۲۴، ۲۰۰۳ء۔

3. Towards a Socio Linguistic Profile of the Khawar Language, p. 2, (Internet).

۴۔ تاریک ادبیات مسلمانان پاک و ہند، پروفیسر اسرار الدین، جلد ۱۴، ص ۹۱، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، س ن۔

۵۔ ایضاً

6. Composition Grammer & Vocabulary of Arniya the Language and Races of Dardestan, p. 95, London, 1964.

۷۔ ادب و لسانیات، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ص ۲۳۰، سندھ اردو اکیڈمی، کراچی۔ ۷۔

۸۔ اردو تعلیم کے لسانیاتی پہلو، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ص ۱۵، اتر پردیش اردو اکیڈمی، ۱۹۴۱۔

Scanned by CamScanner